الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

الدَّلائِلُ القاطِعَة

فِی رَدِّ مُجَلَّةِ الدَّعُوَةِ لِلوَهَّابِيَّه

تصنیف

عبدِ مصطفیٰ غلام رضا

مولانا محمد محبّت علی قادری

مکتبہ قادریہ سکندریہ

حزب الاحناف گنج بخش روڈ۔ لاہور

اَلدَّلَائِلُ الُقَاطِعَۃُ

فِی رَدِّ مُجَلَّۃِ الدَّعُوَۃِ لِلُوَھَابِیَّۃِ

مصنّف عبدِ مصطفےٰ غلام رضا

محمد محبت علی قادری ابنِ محمد علی کھرل

الساکنے

گھنہ گڑھی تحصیل ننکانہ نزد سیدوالہ ضلع

از خدام سیّد السادات فخر الصلحاء پیرِ طریقت

رہبرِ شریعت سیّد اعجاز علی شاہ گیلانی زیب

سجّادہ آستانہ عالیہ حجرہ شاہ مقیم

مختلف نسبتوں اور متعلّقات سے

ذاتِ واحد میں کثرت لازم نہیں آتی

جواب

یہ جو تعدد مظاہر سے ظہورات کی کثرت ہے ذات واحد میں کثرت کو لازم نہیں کرتی اس لیے کہ یہ جو مظاہر (اشیائے کائنات) میں ظہورات کی کثرت ہے یہ صفات تعالیٰ کی نسبتوں اور ان کے مختلف اثرات کے ظہور کی بنا پر ہے جیسا کہ وجود کائنات کو اگر از روئے خلقت دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت کا کمال نظر آتا ہے اور اگر وجود کائنات کو از جہت ترتیب و تشکیل دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کی صفت صانعیت دکھائی دے گی۔

اسی طرح نظامِ کائنات کا معمول کے مطابق بلا تجاوز و تکاسل چلنا اللہ تعالیٰ کی صفت قدرت کا مظہر ہے یوں ہی جانداروں اور نامیات کی پرورش اور نشوونما کو ملاحظہ کریں تو اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کے جلوے نظر آئیں گے اسی طرح موجودات و معدودات ممکنات و مستحیلات علویات سفلیات ظاہرات و مغیبات کے احوال و حقائق کو جاننا یہ اللہ تعالیٰ کی صفت علیت کے کمال کا مظہر ہے۔

الغرض یہ تعدد و کثرت اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کی مختلف نسبتوں اور متعلقات کی وجہ سے ہے جس سے ذاتِ واحد حق تعالیٰ میں کثرت لازم نہیں آتی۔

کثرتِ اسماء کثرتِ صفات پر دلالت کرتے ہیں

بلکہ کثرتِ اسماء کثرتِ صفات پر دلالت کرتے ہیں جیساکہ مشہور کلام ہے۔
کَثْرَۃُ الْاَسْمَاءِ تَدُلُّ عَلٰی کَثْرَۃِ الصِّفَاتِ۔

اعتراض

یہ جو تم کہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ جمیع موجودات میں موجود ہے پھر بتاؤ کہ موجودات ذاتِ واجب الوجود کا عین ہیں یا غیر۔ اگر عین کہو گے تو لازم آئے گا کہ وہی ساجد وہی مسجود وہی عابد وہی معبود وہی خالق وہی مخلوق وہی رازق وہی مرزوق وغیرہ اور اگر غیر کہو تو موجود فِیْ جَمِیْعِ الْاَشْیَاءِ کا دعویٰ غلط اور اگر عینیت و غیریت دونوں کو مانو گے تو اجتماع ضِدَّیْن لازم آئے گا جو کہ محال ہے۔

ذاتِ حق اور موجودات کے درمیان نسبت عینیت و غیریت دونوں متحقق ہیں

جواب

ذات تعالیٰ واجب الوجود اور موجودات میں عینیت و غیریت دونوں متحقق ہیں وہ ایک جہت سے اور یہ ایک جہت سے اگرچہ بادی النظر اجتماع ضدین محال معلوم ہوتا ہے جیسے کہ اس پر قاعدہ دلالت کرتا ہے اَلضِّدَّانِ لَا یَجْتَمِعَانِ مگر اس سے دو ضدیں لغوی مراد ہیں جن کا اجتماع محال ہے لیکن اصطلاحی ضدیں